42واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

پیر 5 نومبر 2012

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ صحت

پنجاب ڈینٹل ہسپتال لاہور سال 2008 میں ملازمین کی بھرتی و دیگر تفصیلات

*2809: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب ڈینٹل ہسپتال لاہور میں یکم جنوری 2008 سے آج تک کتنے ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ولدیت، پتہ جات کی تفصیل فراہم کریں؟

(ب) ان کو بھرتی سے قبل کس اخبار میں اشتہار دیا گیا ان اخبارات کے نام اور تاریخ بتائیں؟

(ج) اس بھرتی کے لئے بھرتی کمیٹی میں شامل ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ بتائیں؟

(د) اس بھرتی کی مجاز اتھارٹی کا نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت بتائیں؟

(ہ) یہ بھرتی میرٹ پر ہوئی تو میرٹ لسٹ فراہم کریں؟

(و) جن افراد کو بغیر میرٹ کے بھرتی کیا گیا اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 3 فروری 2009 تاریخ ترسیل 16 اپریل 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) پنجاب ڈینٹل ہسپتال لاہور میں مذکورہ عرصہ میں کل 23 افراد کو بھرتی کیا گیا جن میں سے 2009 میں 10 افراد اور 2010 میں 13 افراد کو بھرتی کیا گیا جبکہ 2008، 2011 اور 2012 میں کوئی بھرتی نہ ہوئی ہے۔ بھرتی ہونے والے افراد کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ولدیت اور پتہ جات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان کو بھرتی سے قبل چار بار اخبار میں اشتہار دیا گیا جو کہ دو دفعہ ایکسپریس اور دو دفعہ نوائے وقت اخبار میں دیا گیا۔ جن کی تاریخ درج ذیل ہے۔ مورخہ 26 مئی 2010 اور 29 اپریل 2011 اور نوائے وقت 2 مئی 2009 اور 8 مئی 2009 اشتہار کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج)اس بھرتی کمیٹی میں شامل ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل درج ذیل ہے 2010 میں بھرتی کمیٹی مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل تھی۔ڈاکٹر عبدالستار اختر، پرنسپل ڈینٹل سرجن(BS-19)چیئرمین،(iiڈاکٹر محمد اقبال،(BS-19)پرنسپل ڈینٹل سرجن،ڈینٹل ہسپتال لاہور،(iiiڈاکٹر شعیب انور،ڈپٹی سیکرٹری جنرل، نمائندہ محکمہ صحت،(ivڈاکٹر محبوب عالم، سینئر ڈینٹل سرجن،(vڈاکٹر فریدہ خانم درانی، سینئر ڈینٹل سرجن۔(کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔2011 میں بھرتی کمیٹی مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل تھی۔ڈاکٹر جاوید اقبال، ایم ایس، پنجاب ڈینٹل ہسپتال لاہور، بطور چیئرمین،ڈاکٹر شعیب انور، ڈپٹی سیکرٹری جنرل، نمائندہ محکمہ صحت اور ڈاکٹر شہناز انور، سینئر ڈینٹل سرجن، پنجاب ڈینٹل ہسپتال لاہور،(کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(د)اس بھرتی کی مجاز اتھارٹی ہسپتال مذکورہ کا متعلقہ ایم ایس ہوتا ہے۔جو کہ ڈاکٹر شاہینہ نصرت، میڈیکل سپرنٹنڈنٹ، پنجاب ڈینٹل ہسپتال تھی۔ جس کی تعلیمی قابلیت بی ڈی ایس اور پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ ہے جبکہ دوسری دفعہ مجاز اتھارٹی / ایم ایس کا نام ڈاکٹر محمد جاوید اقبال، تعلیمی قابلیت بی ڈی ایس، ایم پی ایچ، ایم پی اے ہے۔

(ہ)یہ بھرتی میرٹ پر ہوئی اور میرٹ لسٹ کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و)کوئی بھی فرد بغیر میرٹ کے بھرتی نہ کیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 28 اگست 2012)

پنجاب ڈینٹل ہسپتال لاہور کا قیام و دیگر تفصیلات

*2810:جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)پنجاب ڈینٹل ہسپتال لاہور کب قائم کیا گیا؟

(ب)یہ کتنے رقبہ پر مشتمل ہے؟

(ج)اس کی عمارت کتنے بلاکوں پر مشتمل ہے اور اس میں کتنے بیڈز ہیں؟

(د)اس ہسپتال میں گریڈ 19 اور اوپر کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں، کتنی پُر اور کتنی کب سے خالی ہیں؟

(ہ)خالی اسامیاں کب تک پُر کر دی جائیں گی؟

(و)اس ہسپتال کے سال 08-2007 اور 09-2008 کے سالانہ اخراجات بتائیں؟

(ز)مذکورہ بالا سالوں کی ہسپتال کی آمدن بتائیں؟

(تاریخ وصولی 3 فروری 2009 تاریخ ترسیل 16 اپریل 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) یہ ہسپتال 1930ء میں قائم ہوا۔

(ب)اس ہسپتال کا کل رقبہ آٹھ کینال ہے۔

(ج) اسکی عمارت تین بلاکوں پر مشتمل ہے

(i) پرانا بلاک 30-1929 میں تعمیر ہوا۔(ii) نیا بلاک 1970 میں مکمل ہوا۔

(iii) ہسپتال کا ایڈمن بلاک 91-1990 میں بنا۔اس ہسپتال کا اوورل سرجری نواز شریف ہسپتال یکی گیٹ میں ہے۔اس میں کل 18 بیڈز ہیں جن میں سے 10 بیڈز مردوں اور 8 خواتین کے لئے مختص ہیں۔مزید اس ہسپتال میں 12 بیڈز کا اضافہ کیا گیا ہے جو کہ PMU گنگارام کے توسط سے تیار ہوا ہے۔

(د)ہسپتال ہذا میں سکیل 19 کی منظور شدہ 6 اسامیاں ہیں جن میں سے 5 پُر ہیں اور 1 خالی ہے۔گریڈ 19 کی خالی اسامی کو پُر کرنے کیلئے گریڈ 18 کے سینئر ڈاکٹر کو کرنٹ چارج پر ترقی

دینے کیلئے فائل اتھارٹیز کو پیش کر دی گئی ہے جو کہ جلد ہی پُر کر دی جائے گی۔ گریڈ20 کی ایک اسامی ہے جو کہ پُر ہے۔

(ہ) خالی اسامیاں بذریعہ پرموشن پُر کی جاتی ہیں۔ گریڈ19 کی خالی آسامی کو جلد ہی پُر کر دیا جائے گا۔

(و) مالی سال08۔2007 کا کل خرچہ 4 کروڑ، 31 لاکھ 53 ہزار 9 سو94 روپے ہے۔

مالی سال09۔2008 کا کل خرچہ 4 کروڑ22 لاکھ22 ہزار 3 سو52 روپے ہے۔

مالی سال10۔2009 کا کل خرچہ 8 کروڑ85 لاکھ54 ہزار 2 سو99 روپے ہے۔

مالی سال12-2011 کا کل خرچہ 13 کروڑ2 لاکھ39 ہزار 4 سو20 روپے ہے۔

(کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ز) مذکورہ بالا مالی سالوں کی کل آمدن مندرجہ ذیل ہے۔

مالی سال08-2007 کی کل آمدن20 لاکھ98 ہزار 3 سو79 روپے ہے۔

مالی سال09-2008 کی کل آمدن 17 لاکھ60 ہزار 1 سو54 روپے ہے۔

مالی سال10۔2009 کی کل آمدن22 لاکھ64 ہزار 8 سو7 روپے،

مالی سال11۔2010 کی کل آمدن24 لاکھ86 ہزار 7 سو53 روپے

جبکہ مالی سال12۔2011 کل آمدن27 لاکھ78 ہزار 6 سو59 روپے ہے سرکاری فیس برائے علاج بہت کم ہے۔ پرچی فیس صرف دو روپے ہے۔ زیادہ تر مریض غریب اور کم آمدنی والے طبقے سے ہیں، ان سب کا علاج وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت کے مطابق تقریباً مفت ہوتا ہے۔ (آمدنی کی تفصیل "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)

(تاریخ وصولی جواب28 اگست 2012)

لاہور۔ڈینٹل کالج کا سٹاف و دیگر تفصیلات

*3751: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں ڈینٹل کالج کہاں پر واقع ہے نیز اس میں کل کتنا سٹاف ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) متذکرہ کالج میں سال 08-2007 کے دوران کل کتنے طلباء و طالبات کو داخلہ دیا گیا؟

(ج) متذکرہ کالج میں سال 08-2007 کے دوران کتنے طلبأ و طالبات نے فائنل ایئر میں کامیابی حاصل؟

(د) سال 08-2007 کے دوران متذکرہ کالج کا رزلٹ کتنے فیصد رہا؟

(تاریخ وصولی 16 جون 2009 تاریخ ترسیل 18 جولائی 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) لاہور میں ڈینٹل کالج، پنجاب ڈینٹل ہسپتال سے ملحقہ بلڈنگ واقع لاہور وال سٹی ٹیکسالی گیٹ عقب بادشاہی مسجد اور لیڈی ولنگڈن ہسپتال، فورٹ روڈ پر موجود ہے۔ جس کا قیام 1934ء میں ہوا۔ تاہم ڈینٹل کالج کا تقریباً آدھا حصہ سال 2002ء میں گورنمنٹ محمد نواز شریف ہسپتال یکی گیٹ کی بلڈنگ میں شفٹ ہو گیا ہے۔ اور باقاعدہ کام کر رہا ہے۔

ڈینٹل کالج میں بشمول ٹیچنگ سٹاف، ایڈمن سٹاف، لائبریری سٹاف، لیبارٹری سٹاف اور دیگر عملہ موجود ہے۔ جس کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) متذکرہ کالج میں سال 08-2007 کے دوران 87 طلباء و طالبات کو داخل کیا گیا ہے۔ جس میں طالبات کی تعداد 66 اور طلبہ کی تعداد 21 ہے۔

(ج) متذکرہ کالج میں سال 08-2007 کے دوران فائنل ائیر کے امتحان میں 78 طلباء و طالبات نے کامیابی حاصل کی ہے۔ جس میں طالبات کی تعداد 53 ہے اور طلبہ کی تعداد 25 ہے۔

(د) سال 08-2007ء دوران ڈینٹل کالج کا رزلٹ 96% رہا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 28 اگست 2012)

بورے والا چک نمبر 279/ای بی میں گیسٹرو سے بچوں کی ہلاکت و دیگر تفصیلات

*3972: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مورخہ 13 جولائی 2009 کی ایک موخر اخبار کی خبر کے مطابق کیا یہ درست ہے کہ بورے والا کے چک 279/ای۔بی میں گیسٹرو کی وباء پھیلنے سے تین بچے ہلاک ہو گئے اور متعدد ہسپتالوں میں پہنچ گئے؟

(ب) کیا حکومت نے اس واقع کا نوٹس لیا ہے اگر ہاں تو ہلاک ہونے والے بچوں کے والدین کو کیا Compensation دی گئی ہے اور ہسپتالوں میں داخل بچوں کے علاج و معالجہ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس چک اور اس کے ارد گرد کے دیگر چکوک کا پانی ٹیسٹ کروانے اور ان میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 24 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 18 اگست 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ چک نمبر EB/279 میں مختلف تاریخوں میں تین اموات ہوئیں جو کہ چک نمبر EB/279 میں ان کے گھروں میں ہوئیں اور انہوں نے

کسی قسم کا علاج معالجہ نہ ہی سرکاری ہسپتال اور نہ کسی پرائیویٹ ہسپتال سے کروایا۔ جن میں ایک موت گیسٹرو کی وجہ سے ڈی ہائیڈریشن کے سبب ہوئی اور بقیہ دو اموات تیز بخار سے ہوئیں۔

(ب) ڈاکٹر محمد ادریس کے زیر سرپرستی چک نمبر EB/279 میں میڈیکل کیمپ لگایا گیا۔ لوگوں کو گیسٹرو، ہیضہ اور متعدد موذی امراض سے بچاؤ کے بارے میں ہیلتھ ایجوکیشن دی گئی اور لوگوں کو مطلع کیا گیا کہ پانی ابال کر پیا جائے۔ پانی صاف کرنے والی گولیاں بھی گھر گھر مہیا کی گئیں۔ تمام ضروری علاج معالجہ کی سہولیات موقع پر فراہم کی گئیں۔

ہلاک ہونے والے بچوں کے والدین کے لئےCompensation محکمہ صحت کے متعلقہ نہ ہے۔

(ج) محکمہ صحت وہاڑی کی ٹیم نے چک نمبر EB/279 سے پینے کے پانی کے بیس عدد نمونہ جات کو بیکٹریالوجسٹ حکومت پنجاب لاہور کو تجزیہ کے لئے بھیجے گئے۔ چک نمبرEB/279 سے حاصل کئے گئے پینے کے پانی کے بیس عدد نمونہ جات کی رپورٹ بیکٹریالوجسٹ حکومت پنجاب لاہور سے بذریعہ چٹھی نمبریEPL/577 بتاریخ2009۔09۔17 کے تحت موصول ہوئی جس کے مطابق تمام نمونہ جات آلودہ پائے گئے۔ ای ڈی او ہیلتھ وہاڑی کی طرف سےTMA بوریوالا کو لیٹر نمبرEDOH/9446 بتاریخ09۔07۔13 کو درخواست کی گئی کہ چک نمبرEB/279 کے مکینوں کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی یقینی بنائی جائے۔ اس کے علاوہ تحصیل بوریوالا، میلسی اور وہاڑی میں مختلف جگہوں سے پینے کے پانی کے 60 نمونہ جات حاصل کئے گئے۔ اور

بیکٹریالوجسٹ حکومت پنجاب لاہور سے تجزیہ کروایا گیا جس کی رپورٹ نمبری EPL/591 بتاریخ 09۔07۔22 کے مطابق نمونہ جات آلودہ پائے گئے۔

TMA میلسی، بورے والا اور وہاڑی کو پہلے بھی چھٹی نمبری EDOH/17۔941517 مورخہ 09۔07۔13 کے تحت درخواست کی گئی کہ واٹر سپلائی کے پائپ کو تبدیل کیا جائے یا مرمت کیا جائے۔ اور پینے کے پانی کے ذخائر کی کلورینیشن باقاعدگی سے کی جائے تاکہ پینے کے پانی کو آلودہ ہونے سے بچایا جائے اور پانی کی وجہ سے ہونے والی بیماریوں کا تدارک کیا جاسکے۔

(تاریخ وصولی جواب 28 اگست 2012)

ناقص چینی کی پیداوار کی تفصیلات

*4234: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پاکستان سٹینڈرڈ کنٹرول اتھارٹی نے ملک بھر کی اوپن مارکیٹ سے 18 نمونے حاصل کر کے تجزیہ کیا تو اس میں سلفر آکسائیڈ کی مقدار 15 کی بجائے 50 فیصد اور شوگر کلر کی 60 سے 80 فیصد کی بجائے 120 فیصد پائی گئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کیمیکل کی معمولی مقدار بھی انسانی صحت کے لئے انتہائی مضر ہے اور مذکورہ مقدار کینسر کا سبب بن سکتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ 48 شوگر ملز میں سے صرف 18 سٹینڈرڈ کوالٹی اتھارٹی کے پاس رجسٹرڈ ہیں؟

(د) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا پنجاب حکومت وفاقی حکومت سے رابطہ کر کے اس اہم مسئلہ کو سنجیدگی کے ساتھ حل کرنے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اسکی وجوہات کیا ہیں تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 7 ستمبر 2009 تاریخ ترسیل 29 ستمبر 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) پاکستان سٹینڈرڈ کنٹرول اتھارٹی مرکزی حکومت کا ادارہ ہے۔ اس کا صوبائی حکومت سے کوئی تعلق نہ ہے۔ اس اتھارٹی کا اپنا نیٹ ورک ہے جو مختلف اشیائے خوردونوش کے نمونہ جات حاصل کرتا ہے اور لیب اینالیسز کرتا ہے۔ اس اتھارٹی نے کبھی بھی حکومت پنجاب سے اپنی معلومات باہم تبادلہ خیال نہیں کیا ہے۔

جہاں تک سلفر ڈائی آکسائیڈ کی مقدار کا تعلق ہے پنجاب پیور فوڈ رولز 2007 کے مطابق اس کی مقدار 100 پی پی ایم سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے۔ اگر زیادہ ہے تو ممنوع ہے۔

پنجاب حکومت نے معیاری اور غیر ملوث شدہ خوراک کی فراہمی کو یقینی بنانے کیلئے پنجاب فوڈ اتھارٹی قائم کی ہے۔ جس نے باقاعدہ کام شروع کر دیا ہے۔ کاپی لف ہے۔ یہ اتھارٹی محکمہ خوراک کے زیر نگرانی اپنے فرائض سرانجام دے رہی ہے۔

(ب) پنجاب پیور فوڈ رولز 2007 اور پنجاب پیور فوڈ رولز 2011 کے تحت خوراک سے متعلقہ کیمیکلز کے استعمال کی مقدار متعین کی گئی ہے۔ اگر اس مقدار سے زیادہ ہو تو اس کا استعمال ممنوع ہے۔

(ج) متعلقہ نہ ہے۔ (تفصیل "الف" میں درج ہے)

(د) متعلقہ نہ ہے۔ (تفصیل "الف" میں درج ہے)

(تاریخ وصولی جواب 28 اگست 2012)

لاہور۔ یو سی نمبر 92 سوڈیوال کالونی کی ڈسپنسری کی تفصیلات

*4640: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کی یونین کونسل نمبر 92 سوڈیوال کالونی میں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی ڈسپنسری موجود ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ تین منزلہ عمارت 40 سال پرانی، خستہ حال اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ڈسپنسری کی عمارت کو یونین کونسل کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے؟

(د) کیا مذکورہ بلڈنگ میں جو سرکاری ملازم اپنی کونسلر بیوی کے ساتھ رہائش پذیر ہے وہ کب سے رہائش پذیر ہے اگر وہ قانونی طور پر رہائش پذیر ہے تو وہ کب سے اپنا ہاؤس رینٹ کٹوا رہا ہے نیز اس کے پاس عمارت کا کتنا حصہ زیر استعمال ہے؟

(ہ) کیا سوڈیوال کے گنجان آباد علاقے میں حکومت مذکورہ ڈسپنسری کو نئی بلڈنگ بنا کر 20 بستر کا ہسپتال بنانے کا ارادہ ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 29 اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 14 دسمبر 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) اب یہ عمارت گرا دی گئی ہے اور اس کی جگہ نئی عمارت زیر تعمیر ہے۔

(ج) یہ عمارت گرا دی گئی ہے۔ لہذا کوئی بھی اس عمارت پر قابض نہ ہے۔

(د) ڈسپنسری کی پُرانی بلڈنگ 2011 میں گرا دی گئی تھی اور اس کی جگہ پر ڈسپنسری کی نئی عمارت زیر تعمیر ہے۔ لہذا اب کوئی بھی رہائش پذیر نہ ہے۔

(ہ) حکومت مذکورہ ڈسپنسری کو20 بستر کا ہسپتال بنانے کا ارادہ نہ رکھتی ہے تاہم آؤٹ ڈور سہولیات کو اپ گریڈ کرنے اور بہتر آلات کیلئے حکومت پنجاب نے 15 ملین روپے کی رقم 31اکتوبر 2011 کو ضلعی حکومت لاہور کو مہیا کر دی تھی۔ اس میں سے 14.2 ملین روپے سے ہسپتال کا گراؤنڈ فلور کا کام مکمل ہونے کے قریب ہے جبکہ 8 لاکھ روپے الٹرا ساؤنڈ مشین کی خریداری کیلئے مختص کئے گئے ہیں۔ جس کی خریداری کے عمل پر کام جاری ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 28 اگست 2012)

میڈیکل کالجز میں داخلوں کی ضلع وار تعداد و تفصیل

*4845: انجینیر قمر الاسلام راجہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اس سال سرکاری میڈیکل کالجز میں داخل ہونے والے طلبأ و طالبات میں ضلع لاہور، ضلع راولپنڈی اور ضلع بہاول پور کے طلبأ و طالبات کی بالترتیب تعداد کیا ہے؟

(ب) کیا حکومت میڈیکل کالجوں میں داخلے کے لئے انٹری ٹیسٹ ختم کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے اور اگر نہیں تو کیا اس کی وجہ بوٹی مافیا اور نقل کے رجحان کے سدباب میں ناکامی ہے؟

(تاریخ وصولی 18 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 4 جنوری 2010)

جواب

وزیر صحت

(الف) سرکاری میڈیکل کالجز میں داخل ہونے والے طلباء و طالبات میں ضلع لاہور میں 1592، ضلع راولپنڈی میں 1219 جبکہ ضلع بہاولپور میں 1205 طلباء و طالبات کو داخلہ دیا گیا۔

(ب) حکومت پنجاب میڈیکل کالجوں میں داخلے کیلئے انٹری ٹیسٹ ختم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ Uniform Entry Test کے اجراء سے حکومت پنجاب کی میرٹ پالیسی مزید شفاف ہوئی ہے اور قابل اور ذہین طلباء طالبات میرٹ پر داخلے کیلئے اہل قرار پائے جاتے ہیں جو کہ میڈیکل کالجز میں داخلہ لیتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 28 اگست 2012)

پنجاب کے پرائیوٹ ہسپتالوں کے نظام کو ریگولیٹ کرنے کے لئے قانون سازی کرنے کی تفصیلات

*5074: انجینیر قمر الاسلام راجہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا پنجاب میں پرائیویٹ ہسپتالوں کے نظام کو ریگولیٹ کرنے کیلئے باقاعدہ کوئی قانون یا اتھارٹی موجود ہے جو مریضوں کے حقوق کا تحفظ کر سکے؟

(ب) اگر کوئی ایسا قانون یا اتھارٹی موجود نہیں تو پھر کیا حکومت اس ضمن میں کوئی قانون سازی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 25 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 25 جنوری 2010)

جواب

وزیر صحت

(الف) حکومت پنجاب نے پرائیویٹ ہسپتالوں کے نظام کو ریگولیٹ کرنے کی غرض سے "پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن" کی تشکیل دی ہے۔ یہ اتھارٹی ایک خود مختار ادارہ ہے جو کہ صوبہ بھر میں قائم ہسپتالوں بشمول پرائیویٹ ہسپتالوں، ڈسپنسریوں و کلینکس کو رجسٹر کرنے اور ان

کو قانون کے دائرہ کار میں لانے کی غرض سے ضروری قانون سازی کر رہا ہے۔

اور Minimum Service Delivering Standards بھی تیار کئے جا رہے ہیں۔

(ب) تفصیل "الف" میں درج ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 28 اگست 2012)

شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں بیڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5454: محترمہ مائزہ حمید: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) اس ہسپتال میں روزانہ کتنے مریض چیک اپ کیلئے آتے ہیں؟

(ج) مذکورہ ہسپتال میں عوام کیلئے کون کونسی طبی مشینری کی سہولیات فراہم کی گئیں ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں سی ٹی سکین، ایم آر آئی اور برن یونٹ کی سہولت میسر نہ ہے اگر ہے تو 10-2009 میں کتنے مریضوں کو یہ سہولت فراہم کی گئی؟

(ہ) 10-2009 میں اس ہسپتال کو کتنا بجٹ فراہم کیا گیا؟

(تاریخ وصولی یکم جنوری 2010 تاریخ ترسیل 10 مارچ 2010)

جواب

وزیر صحت

(الف) شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان 761 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں روزانہ تقریباً 3500 مریض چیک اپ کے لئے آتے ہیں۔

(ج) شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں تمام مشینری بشمول ایکسرے، الٹرا ساؤنڈ، سی ٹی سکین، کلر ڈاپلر،

پی سی آر ٹیسٹ، لیپر وسکوپی، ایکو کارڈیو گرفی، ای ٹی ٹی، وینٹیلیٹر، میمو گرافی، اینستھیزیا مشین اور ایم آر آئی کی سہولت میسر ہے۔

(د) شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں سی ٹی سکین، برن یونٹ اور ایم آر آئی کی سہولیات مریضوں کو فراہم کی جارہی ہیں۔ ایم آر آئی مشین 2011-05-18 کو ہسپتال انتظامیہ کے سپرد کی گئی۔ جس سے مستفید ہونے والے مریضوں کی سہولت میسر ہے۔ 27اگست 2008سے مستفید ہونے والے مریضوں کی تعداد درج ذیل ہے۔

سہولت	2009	2010	2011	2012
سی ٹی سکین	5570	5449	4959	4204
برن یونٹ	433	464	460	459
ایم آر آئی	Nil	Nil	1148	1531

(ہ) مذکورہ ہسپتال کے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مالی سال 2009-10 65 کروڑ 35لاکھ 26ہزار 5سو 65روپے

مالی سال 2010-11 76 کروڑ 23لاکھ 5ہزار روپے

مالی سال 2011-12 1ارب 12 کروڑ 54لاکھ 32ہزار روپے

(تاریخ وصولی جواب 28اگست 2012)

شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیاں و دیگر تفصیلات

*5455: محترمہ مائزہ حمید: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں ڈاکٹرز کی کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں اور کتنی اس میں خالی ہیں اور ان کو کب تک پر کر دیا جائے گا؟

(ب) اس ہسپتال میں کتنے پروفیسرز کی کمی ہے اس کو کب تک پورا کر دیا جائے گا؟

(ج) مذکورہ ہسپتال میں پیرامیڈیکل سٹاف کی کتنی اسامیاں خالی ہیں ان کو کب تک پر کر دیا جائے گا؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ زنانہ ریڈیالوجسٹ کی اسامی عرصہ دراز سے خالی ہے اسکوFillنہ کرنے کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی یکم جنوری2010 تاریخ ترسیل10 مارچ2010)

جواب

وزیر صحت

(الف) شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں کل 321اسامیاں منظور شدہ ہیں۔ ان میں سے 275اسامیاں پُر ہیں جب کہ46اسامیاں خالی ہیں۔ خالی اسامیوں کو ہر ماہ کی پہلی اور تیسری جمعرات کو بذریعہ واک ان انٹرویو پرنسپل کی زیر سربراہی پُر کیا جارہا ہے۔ پرنسپل منتخب شدہ امیدواران کی تقرری کیلئے سفارشات محکمہ صحت کو بھیج دیتا ہے۔ پرنسپل کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ بھرتی کے عمل کو تیز کرے اور سفارشات جلد از جلد محکمہ صحت کو ارسال کرے تاکہ خالی اسامیوں کو پُر کیا جاسکے۔

(ب) پروفیسرز کی16 خالی اسامیوں کو پُر کرنے کیلئے سمری وزیر اعلیٰ پنجاب کو بھیجی جارہی ہے۔

(ج) پیرامیڈیکل سٹاف کی 115 اسامیاں خالی ہیں جن کو پُر کرنے کیلئے مئی2012 کو اخبار میں اشتہار دے دیا گیا ہے۔ اور ریکروٹمنٹ پراسس جاری ہے۔

(د) اس بابت عرض ہے کہ شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان ایک ٹیچنگ ہسپتال ہے جس میں

پروفیسر آف ریڈیالوجی، ایسوسی ایٹ پروفیسر آف ریڈیالوجی، اسسٹنٹ پروفیسر آف

ریڈیالوجی اور سینئر رجسٹرار ریڈیالوجی تعینات ہیں جو کہ مریضوں کو طبی سہولیات احسن طریقے سے پہنچائی جارہی ہیں۔

گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق پہلے ڈسٹرکٹ اور تحصیل ہسپتالوں میں ریڈیالوجسٹ کی اسامیوں کو پہلے پُر کیا جارہا ہے۔اس لئے یہ اسامیاں خالی ہیں۔تاہم جلد ہی ان کو بھی پُر کر دیا جائیگا۔

(تاریخ وصولی جواب 28 اگست 2012)

1600 سو میڈیکل آفیسرز کی اپ گریڈیشن کی تفصیلات

*5684: ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ صحت کے 1600 میڈیکل آفیسروں کو اگلے گریڈ میں ترقی دینے کا معاملہ گذشتہ 3 سال سے لٹکا ہوا ہے جن میں میڈیکل آفیسر، ایس ایم اوز اور پی ایم اوز شامل ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کب تک مذکورہ Cases Finalize کر دیئے جائیں گے نیز تساہل کے ذمہ دار افسران واہلکاران کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 23 جنوری 2010 تاریخ ترسیل 13 اپریل 2010)

جواب

وزیر صحت

(الف) محکمہ صحت کے 1600 ڈاکٹرز / میڈیکل آفیسرز، سینئر میڈیکل آفیسرز و پرنسپل میڈیکل آفیسرز کو اگلے گریڈ میں ترقی دینے کیلئے پروموشن کمیٹی کے اجلاس پچھلے تین سالوں

سے تواتر کے ساتھ ہو رہا ہے۔ جو ڈاکٹرز اپنا ریکارڈ مکمل نہیں کرواتے ان کی ترقی کے کیسز کمیٹی کے اجلاس میں آئیندہ اجلاس تک ملتوی کر دئے جاتے ہیں اور انہیں ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اپنا ریکارڈ مکمل کروائیں تاہم جنوری 2010 سے پروموشن کمیٹی کے 6 اجلاس منعقد ہو چکے ہیں جن میں 1313 میڈیکل آفیسرز (BS-17) کی اگلے گریڈ (BS-18) میں بطور سینئر میڈیکل آفیسر ترقی دی جا چکی ہے۔ تقریباً مزید 100 میڈیکل آفیسرز جن کے مطلوبہ کوائف مکمل ہو چکے ہیں، کی ترقی کیلئے بہت جلد ڈیپارٹمنٹل پروموشن کمیٹی کی میٹنگ بلائی جا رہی ہے۔ 260 سینئر میڈیکل آفیسرز کو گریڈ 19 میں بطور APMO پروموٹ کر دیا گیا ہے۔ جبکہ مزید 694 سینئر میڈیکل آفیسرز BS-18 کی بطور APMO (BS-19) ترقی کیلئے کی س کوائف پورے کر کے S&GAD کو بھیج دیا گیا ہے۔ جن کو جلد ہی پروموٹ کر دیا جائے گا۔ تاہم PMO کی کوئی اسامی خالی نہ ہے جیسے ہی کوئی اسامی خالی ہو گی تو سنیارٹی کے لحاظ سے APMO کو بطور PMO ترقی دے دی جائے گی۔ مزید یہ کہ محکمہ صحت نے ڈاکٹرز کی جلد از جلد محکمانہ ترقی کے لئے سپیشل پروموشن یونٹ (SPU) تشکیل دیا ہے۔ جو جنوری 2012 سے محکمہ صحت کے تمام ملازمین بشمول ڈاکٹرز، نرسز، اور فارماسسٹ وغیرہ کی پروموشن کے سلسلے میں ہنگامی بنیادوں پر کام کر رہا ہے۔

(ب) اس حوالے سے تفصیلات اوپر بیان کر دی گئی ہیں۔ نیز ڈاکٹرز کی ترقی کیلئے پروموشن کمیٹی کے اجلاس تواتر سے جاری ہیں۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 28 اگست 2012)</u>

<u>جناح ہسپتال لاہور میں بے قاعدگیوں کی تفصیلات</u>

*5815: <u>محترمہ ثمینہ نوید</u>: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ علامہ اقبال میڈیکل کالج کے شعبہ پیتھالوجی کی ڈاکٹر جو کہ جناح ہسپتال لاہور کے ایم ایس کی بیوی ہے کو نرسنگ سکول جناح ہسپتال کی چیف وارڈن تعینات کیا گیا ہے کب سے اور کس دفتری احکام کے تحت اور کس کی سفارش پر؟
(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ڈاکٹر کو ڈائریکٹر نرسنگ ایجوکیشن بھی تعینات کیا ہوا ہے جبکہ مذکورہ ڈاکٹر کا نرسنگ شعبہ سے کوئی تعلق ہے اور نہ ہی کوالیفائیڈ ہے، جبکہ نرسنگ شعبہ میں اعلیٰ کوالیفائیڈ اور وسیع تجربہ کی حامل خاتون موجود ہے جو نرسنگ کالج کی پرنسپل ہے؟
(ج) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا مذکورہ بالا عہدوں پر شعبہ نرسنگ سے متعلقہ اعلیٰ تعلیم یافتہ اور وسیع تجربہ کی حامل خاتون کو مذکورہ اسامیوں پر تعینات کرنے کو تیار ہے؟

(تاریخ وصولی 6 فروری 2010 تاریخ ترسیل 29 اپریل 2010)

جواب

وزیر صحت

(الف) ڈاکٹر غزالہ شاہین جو کہ پرنسپل وومن میڈیکل آفیسر (PWMO-20) جنرل کیڈر سینئر ڈاکٹر ہے اور کسی بھی شعبہ کی انچارج پروفیسر نہ ہے۔ ایڈمنسٹریٹو حیثیت میں ڈائریکٹر مارکیٹنگ / لیبر روم کے عہدہ پر کام کر رہی ہیں۔ مزید براں ان کے شوہر ڈاکٹر محمد حسن اس وقت جنرل ہسپتال لاہور کے ایم ایس نہ ہے۔
(ب) مذکورہ ڈاکٹر ڈائریکٹر نرسنگ نہ ہیں بلکہ نرسنگ کالج کی پرنسپل نرسنگ کے شعبہ ہی سے تعلق رکھتی ہے۔
(ج) جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 28 اگست 2012)

پی پی 288-ہیلتھ سنٹرز پر ڈاکٹرز کی تعیناتی کا معاملہ

*5878: میاں شفیع محمد: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی 288 رحیم یار خان میں کل کتنے RHCs, BHUs اور ڈسپنسریاں قائم ہیں؟

(ب) کتنے RHCs اور BHUs ایسے ہیں جن میں ایم بی بی ایس ڈاکٹرز تعینات نہیں ہیں یہاں پر کب تک ڈاکٹرز کی تعیناتی کر دی جائے گی؟

(تاریخ وصولی 24 فروری 2010 تاریخ ترسیل 30 اپریل 2010)

جواب

وزیر صحت

(الف) حلقہ پی پی 288 رحیم یار خان میں کل دو آر ایچ سی، پانچ بی ایچ یو اور تین رورل ڈسپنسریاں موجود ہیں تفصیل درج ذیل ہے۔

(i) رورل ہیلتھ سینٹر ظاہر پیر (ii) رورل ہیلتھ سینٹر نواں کوٹ

(i) بی ایچ یو لنجی وار (ii) بی ایچ یو غوث پور (iii) بی ایچ یو چاچڑاں شریف (iv بی ایچ یو قادر پور (v) بی ایچ یو تھکل آرائیں

(i رورل ڈسپنسری بستی محمد نواز (ii رورل ڈسپنسری احمد کڈن (iii رورل ڈسپنسری ڈوڈی سانگھی

(ب) تمام RHCs اور BHUs پر ڈاکٹرز تعینات ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ڈاکٹر	جائے تعیناتی	نمبر شمار	نام ڈاکٹر	جائے تعیناتی
(i)	ڈاکٹر خان وزیر ڈاکٹر محمد طارق فاروق	RHC ظاہر پیر RHC ظاہر پیر	(ii)	ڈاکٹر محمد انور ڈاکٹر محمد طارق	RHC (SMO) واں کوٹ) RHC نواں کوٹ

(iii)	ڈاکٹر احمد علی لغاری	BHU لنجی وار	(iv)	ڈاکٹر محمد سعید	BHU غوث پور
(v)	ڈاکٹر سعید	BHU چاچڑاں شریف	vi)	ڈاکٹر احمد علی لغاری	BHU قادر پور
(vii)	ڈاکٹر عبد الجبار	BHU تھکل آرائیں			

(تاریخ وصولی جواب 28 اگست 2012)

ڈی ایچ کیو ہسپتال راولپنڈی میں جعلی ڈگریوں پر ڈاکٹرز بھرتی کرنے کی تفصیلات

*6117: جناب محمد شفیق خان: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈی ایچ کیو ہسپتال راولپنڈی میں چند ڈاکٹروں کو جعلی ڈگریوں پر بھرتی کیا گیا اور ان کی جعلی ڈگریاں پکڑے جانے پر ان کو ملازمت سے برخاست کیا گیا؟

(ب) ان افراد کے نام، عہدہ، گریڈ کیا ہیں ان کو کب اور کس نے بھرتی کیا؟

(ج) ان افراد کو تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے کی مد میں کتنی رقم ادا کی گئی تھی؟

(د) اس کے ذمہ دار سرکاری ملازمین جنہوں نے ان کو بھرتی کیا کون ہیں اور ان کے خلاف کیا

ایکشن لیا گیا ہے؟

(تاریخ وصولی 25 فروری 2010 تاریخ ترسیل 20 جون 2010)

جواب

وزیر صحت

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے، 2009 میں چند افراد جعلی ڈگریوں پر بھرتی ہوئے تھے، ان کے خلاف وزیر اعلیٰ پنجاب کی معائنہ ٹیم اور محکمہ اینٹی کرپشن نے انکوائری کی۔ جعلی ڈگریاں ثابت ہونے کے بعد ان کو نوکری سے برخاست کر دیا گیا اور ان کے خلاف ضابطہ

فوجداری کے تحت متعلقہ تھانے میں مقدمہ درج کروایا گیا۔ جو کہ 09-10-17 سے اب تک اڈیالہ جیل راولپنڈی میں قید ہیں اور ان کا مقدمہ زیر سماعت ہے۔

(ب) بھرتی ہونے والے افراد کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ڈاکٹر	عہدہ	گریڈ
(i)	ڈاکٹر سید صلاح الدین	میڈیکل آفیسر	17
(ii)	ڈاکٹر سید علاؤالدین	میڈیکل آفیسر	17
(iii)	ڈاکٹر سید ناصر الدین	میڈیکل آفیسر	17
(iv)	ڈاکٹر رفعت شاہین	میڈیکل آفیسر	17

مندرجہ بالا افراد کی بھرتی میں مندرجہ ذیل افراد ملوث تھے۔

(i) ڈاکٹر خالد اقبال ملک، سابقہ ایم ایس، DHQ ہسپتال راولپنڈی، (ii) محمد رشید اختر، سابقہ ڈائریکٹر فنانس، DHQ ہسپتال راولپنڈی، (iii) محمد آصف ایوب، سابقہ اکاؤنٹ آفیسر، DHQ ہسپتال راولپنڈی، (iv) محمد عرفان، سابقہ ہیڈ کلرک، DHQ ہسپتال راولپنڈی

(ج) ان افراد کو کوئی TA / DA یا تنخواہ نہ دی گئی تھی۔

(د) وزیر اعلیٰ معائنہ ٹیم اور محکمہ انٹی کرپشن کی انکوائری رپورٹ کے مطابق سابقہ ایم ایس، ہیڈ کلرک، اکاؤنٹس آفیسر اور ڈائریکٹر فنانس کو ان بے ضابطگیوں کا ذمہ دار قرار دیا گیا۔ ان افراد کے خلاف ضابطہ فوجداری کے تحت مقدمہ درج کروادیا گیا ہے اور PEEDA ایکٹ کے تحت محکمہ صحت میں محکمانہ کاروائی بھی جاری ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کمشنر راولپنڈی کو انکوائری آفیسر مقرر کیا تھا، کمشنر راولپنڈی نے انکوائری رپورٹ پیش کر دی ہے جو کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کو بھجوائی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 28 اگست 2012)

بے نظیر ہسپتال راولپنڈی میں ملازمت سے برخاست کئے گئے ملازمین کی تفصیلات

*6118: جناب محمد شفیق خان: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بے نظیر ہسپتال راولپنڈی میں یکم جنوری 2008 سے آج تک کتنے افراد کو ملازمت سے برخاست کیا گیا، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ب) کتنے افراد کو مختلف عدالتوں کے احکامات پر ملازمت پر بحال کیا گیا؟

(ج) ان کو برخاست کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) ان کے عدالتوں میں مقدمات پر حکومت کی طرف سے کتنا خرچ ہوا ہے، ان اخراجات کا ذمہ دار کون ہے اور اس کے خلاف کیا قانونی ایکشن لیا گیا؟

(تاریخ وصولی 25 فروری 2010 تاریخ ترسیل 20 جون 2010)

جواب

وزیر صحت

(الف) بے نظیر بھٹو ہسپتال راولپنڈی میں یکم جنوری 2008 سے آج تک 66 افرد کو ملازمت سے برخاست کیا گیا۔ ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 14 افراد کو مختلف عدالتوں کے احکامات سے ملازمت پر بحال کیا گیا۔ تفصیل سیریل نمبر 16, 17, 18, 32, 33, 34, 35, 36, 37, 38, 39, 40, 41, 42 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان کو برخاست کرنے کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) 48افراد غیر حاضر تھے۔ تفصیل سیریل نمبر to 14, 19 to 31, 43 to
145, 47 to 54 & 57 to 66 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ii) 14 افراد کے کنٹریکٹ میں بمطابق ریکارڈ غیر تسلی بخش کارکردگی کی بنیاد پر توسیع نہ کی گئی۔ تفصیل سیریل نمبر16, 17, 18, 32 to 42 & 47ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(iii) ایک فرد کا میٹرک سرٹیفکیٹ بوگس تھا۔ تفصیل سیریل نمبر15 پر درج ہے۔

(iv) تین افراد موبائل چوری میں ملوث تھے۔ تفصیل سیریل نمبر46, 55 & 56 پر درج ہے۔

(د) میاں عبدالرؤف، ایڈوکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان کو راولپنڈی میڈیکل کالج / بے نظیر بھٹو ہسپتال راولپنڈی کی جانب سے قانونی مشیر مقرر کیا گیا ہے جو کہ ہسپتال ہذا سے متعلقہ تمام قانونی امور کی پیروی کرتا ہے مندرجہ بالا کیسز کی پیروی بھی اسی قانونی مشیر نے کی اس کو15 ہزار روپے ماہانہ اعزازیہ کے طور پر دیا جاتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب28اگست 2012)

سال2009، صوبہ میں نئے بنائے گئے ہسپتالوں کی تفصیلات

*6128: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں یکم جنوری2009 سے اب تک کل کتنے نئے ہسپتال کس کس جگہ بنائے گئے؟

(ب) کتنے ہسپتال زیر تعمیر ہیں اور کتنے ہسپتال مکمل ہو چکے ہیں اور ان میں باقاعدہ کام شروع ہو چکا ہے؟

(تاریخ وصولی 25 فروری مارچ 2010 تاریخ ترسیل 30 جولائی 2010)

جواب

وزیر صحت

(الف) مالی سال 2009 سے اب تک تعمیر ہونے والے ہسپتالوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مالی سال 10-2009 میں کل 7 ہسپتال بنائے گئے، تفصیل ذیل میں درج ہے۔ MBBHU/59 ضلع خوشاب، BHU جوڑاں کلاں، ضلع خوشاب، BHU بحرامی نواب ضلع بھکر، TDABHU/47 ضلع بھکر، رورل ہیلتھ سنٹر وریام والا ضلع جھنگ، رورل ہیلتھ سنٹر سندھیلیانوالہ ضلع کمالیہ، DHQ ہسپتال پاکپتن شریف، ایمرجنسی کا قیام کوٹ خواجہ سعید ہسپتال لاہور

مالی سال 11-2010 میں 3 ہسپتال بنائے گئے، تفصیل درج ذیل ہے، RHC ٹھٹھہ صادق آباد، خانیوال، 50 بیڈ ہسپتال تلہ کنگ، ضلع خانیوال، 20 بیڈ ہسپتال کھیوڑہ، ضلع جہلم

مالی سال 12-2011 میں 6 ہسپتال تعمیر کئے گئے تفصیل ذیل میں درج ہے۔ تحصیل ہسپتال کوٹلی ہسپتال ضلع راولپنڈی، RHC موسیٰ خیل، ضلع میانوالی۔ تحصیل ہسپتال کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ، کارڈیک سنٹر چونیاں، ضلع قصور، ٹراما سنٹر DHQ ہسپتال ڈی جی خان، RHC اروٹی، ٹوبہ ٹیک سنگھ

(ب) مذکورہ عرصہ میں 17 ہسپتال مکمل ہوگئے ہیں جبکہ مندرجہ ذیل 16 ہسپتال زیر تعمیر ہیں، اور ان پر تعمیر کا کام تیزی سے جاری ہے۔

(i) غلام محمد آباد ہسپتال فیصل آباد	(ii) سمن آباد ہسپتال فیصل آباد
(iii) DHQ ہسپتال نارووال	(iv) غازی آباد ہسپتال لاہور

(v) کڈنی سنٹر ملتان	(vi) DHQ ہسپتال منڈی بہاؤالدین
(vii) DHQ ہسپتال DG خان 250 بیڈز سے بڑھا کر 500 بیڈز کے ہسپتال کی سکیم	(viii) ٹراما سینٹر ڈی جی خان کی تعمیر
(ix) ٹراما سینٹر فتح پور ضلع لیہ کا قیام	(x) 410 بستروں پر مشتمل بہاولپور ہسپتال
(xi) راولپنڈی انسٹیٹوٹ آف کارڈیالوجی	(xii) 300 بستروں پر مشتمل ہسپتال شاہدرہ
(xiii) راولپنڈی انسٹیٹیوٹ آف یورالوجی	(xiv) برن سنٹر ملتان
(xv) برن سنٹر فیصل آباد	(xvi) 60 بستروں پر مشتمل ہسپتال موضع لدھڑ بیدیاں روڈ لاہور

(تاریخ وصولی جواب 28 اگست 2012)

میانوالی، ہیلتھ سنٹر ٹولہ بانگی خیل سے متعلقہ تفصیلات

*6211: **جناب شیر علی خان:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹولہ بانگی خیل ضلع میانوالی میں ہیلتھ سنٹر کب تعمیر کیا گیا اور اس کی تعمیر پر کتنی لاگت آئی؟

(ب) اس میں منظور شدہ آسامیاں گریڈ وائز اور تعینات ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سنٹر ہذا میں ڈاکٹر، لیڈی ڈاکٹر اور ڈسپنسر کی اسامیاں خالی ہیں اس کی وجوہات کیا ہیں کب تک یہ اسامیاں پر کر دی جائیں گی؟

(د) اس ہسپتال کو سال 09۔2008 اور 10۔2009 کے دوران کتنے فنڈز دیئے گئے اس کی ان سالوں کے دوران آمدن اور اخراجات بتائیں؟

(تاریخ وصولی 9 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 30 جولائی 2010)

جواب

وزیر صحت

(الف) بنیادی مرکز صحت ٹولہ بانگی خیل 1998 میں تعمیر ہوا۔ اور اس پر 13 لاکھ 5 ہزار روپے لاگت آئی۔

(ب) اس میں منظور شدہ آسامیاں گریڈ وائز اور تعینات ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	منظور شدہ آسامی	گریڈ	نام
1	میڈیکل آفیسر	17	ڈاکٹر سرور شاہ
2	سکول ہیلتھ & نیوٹریشن سپروائزر	17	عمران شریف
3	میڈیل ٹیکنیشن	09	خالی
4	کمپیوٹر آپریٹر	14	خالی
5	لیڈی ہیلتھ وزیٹر	09	رضوانہ بی بی
6	ڈسپنسر	06	حضرت بلال

7	سینٹری انسپکٹر	08	خالی
8	CDC سپروائزر	05	اقبال شاہ
9	مڈوائف / دائی	04	خالی
10	ویکسینیٹر	06	فرخ زمان
11	نائب قاصد	01	عبدالقیوم
12	چوکیدار	01	شاہجہاں
13	وارڈ کلینر	01	ضیاءالدین

(ج) یہ بات درست نہ ہے کہ ڈاکٹر، ڈسپنسر اور لیڈی ہیلتھ وزیٹر کی آسامیاں خالی ہیں۔ بلکہ ڈاکٹر سرور شاہ بطور انچارج میڈیکل آفیسر، حضرت بلال بطور ڈسپنسر اور رضوانہ بیگم بطور لیڈی ہیلتھ وزیٹر تعینات ہیں اور باقاعدگی سے اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

(د) سال 09۔2008 اور 10۔2009 کے دوران فراہم کئے گئے فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	فراہم کردہ فنڈز
2008-09	9 لاکھ 80 ہزار 5 سو 92 روپے
2009-10	7 لاکھ 71 ہزار 8 سو 11 روپے

مندرجہ بالا سالوں کے دوران آمدن اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	آمدن (پرچی فیس ایک روپیہ فی کس)	اخراجات
2008-09	13 ہزار 8 سو 39 روپے	5 لاکھ 42 ہزار 3 سو 74 روپے
2009-10	23 ہزار 3 سو 17 روپے	10 لاکھ 72 ہزار 6 سو 48 روپے

(تاریخ وصولی جواب 28 اگست 2012)

محکمہ صحت کے کنٹریکٹ ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن سپروائزر کو مستقل کرنے کا مسئلہ

*6250: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے محکمہ صحت کے گریڈ نمبر 1 تا 18 تک کے تمام کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولر کر دیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ صحت میں سکول ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن سپروائزر جو کنٹریکٹ پر بھرتی کئے گئے تھے ان کو ریگولر نہیں کیا گیا ہے؟

(ج) کیا حکومت ان ملازمین کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجہ ہے؟

(تاریخ وصولی 8 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 29 جولائی 2010)

جواب

وزیر صحت

(الف) محکمہ صحت نے حکومت پنجاب کے احکامات نمبری-DS(O&M)5 (S&F) Contract) 204/3 مورخہ 2009-10-14 کے مطابق سکیل نمبر 1 تا 15 کے تمام ملازمین کو ریگولر کر دیا ہے۔ تاہم گریڈ 16 تا گریڈ 18 کی کچھ کیٹگریز کو ریگولر کر دیا گیا ہے اور کچھ زیر غور ہیں۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ محکمہ صحت پنجاب میں تمام سکول ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن سپروائز کو ابھی تک ریگولر نہیں کیا گیا ہے۔

(ج) حکومت پنجاب محکمہ صحت نے سکیل نمبر 16 تا 18 تک کے تمام ملازمین کو ریگولر کرنے کے لئے غور کر رہی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 28 اگست 2012)

پی پی252 مظفر گڑھ،بی ایچ یوز کا قیام اور سٹاف کی تعیناتی کا مسئلہ

*6324: **ملک بلال احمد کھر:** کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیاپی پی252 مظفر گڑھ کی ہر یونین کونسل میں بی ایچ یو اور ڈسپنسری موجود ہے اگر نہ ہے تو کیا حکومت ان کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) جہاں ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف نہ ہے کیا حکومت مذکورہ سٹاف تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی10 مارچ2010 تاریخ ترسیل13 مئی2010)

جواب

وزیر صحت

(الف) پی پی252 مظفر گڑھ میں 2 آر ایچ سیز،7 بی ایچ یوز اور ایک ڈسپنسری موجود ہے۔

(i) RHC گجرات: اور RHC سنانواں

(ii) سات BHU ہیں،بی ایچ یو لسوڑھی،بی ایچ یو تھر غربی،بی ایچ یو شیخ عمر،بی ایچ یو دایا چوکھاں،

بی ایچ یو شادی خان منڈا،بی ایچ یو محمود کوٹ اور بی ایچ یو خان پور بگا شیر۔

(iii) ایک ڈسپنسری محبوب آباد ہے۔

مندرجہ بالا ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں پر تعینات سٹاف کی تفصیل درج ذیل ہے۔

RHC گجرات: ڈاکٹر ظفر اللہ،ڈاکٹر عبدالشکور،عاصمہ بانو ایل ایچ وی، حمیرا جتوئی ایل ایچ وی، رضیہ بیگم مڈوائف، انور مائی مڈوائف، سرور مائی مڈوائف، فرزانہ فاروق مڈوائف

RHC سنانواں: ڈاکٹر عبدالجبار، ڈاکٹر اللہ بخش،

طاہرہ رانا + صائمہ رزاق ایل ایچ ویز، شکیلہ سعید + ذرینہ حفیظ + نازیہ بی بی + سکینہ مائی + منور بیگم مڈوائفز

BHU لسوڑی: ڈاکٹر جمشید، فرزانہ کوثر ایل ایچ وی، نورین افشاں + انعم یوسف + ساجدہ کنول مڈوائفز

BHU شیخ عمر: ڈاکٹر ظفر اقبال، نائیلہ پروین ایل ایچ وی، آسیہ بلوچ + انعم بتول + معراج بی بی مڈوائفز

BHU کھر غربی: ڈاکٹر طاہر سعید، مسرت فاطمہ ایل ایچ سی، ثمینہ عالیہ + ثمینہ منظور مڈوائفز

BHU دایہ چوکھا: ڈاکٹر حیات اللہ: طاہرہ پروین ایل ایچ وی، بشریٰ نورین + نورمائی + شازیہ پروین مڈوائفز

BHU غازی گھاٹ: ڈاکٹر عمار یاسر، ذکیہ لطیف ایل ایچ وی، سمیرا یاسمین + فوزیہ بی بی مڈ وائف

BHU ٹھٹھہ گرمانی: ڈاکٹر ساجد، فرحت انجم ایل ایچ وی، شازیہ گل، سدرہ ارشد مڈوائفز

BHU کاشف آباد کی منظوری آگئی ہے جبکہ نذیر کوثر ایل ایچ وی اور باقی عملہ تعینات کر دیا گیا ہے۔ جبکہ 2012-09-6 کو واک ان انٹرویو کے تحت ڈاکٹرز کی سلیکشن بذریعہ ڈسٹرکٹ سلیکشن کمیٹی عمل میں لائی جائے گی۔

ڈسپنسری محبوب آباد: ڈاکٹر اسد حلیم

(ب) پی پی 252 مظفر گڑھ کی ہر یونین کونسل میں گورنمنٹ کے قوانین کے مطابق ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف تعینات ہے۔ تاہم اگر کوئی آسامی خالی ہوتی ہے تو گورنمنٹ کی ہدایت کے مطابق واک ان انٹرویو کے ذریعے ہر ماہ کی پہلی اور تیسری جمعرات کو واک ان انٹرویو کے تحت بذریعہ ڈسٹرکٹ ریکروٹمنٹ کمیٹی تعیناتی کر دی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 28 اگست 2012)

پی پی 252 مظفر گڑھ میں قائم ہسپتالوں سے متعلقہ تفصیلات

*6327: ملک بلال احمد کھر: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی 252 مظفر گڑھ میں کتنے ہسپتال اور ڈسپنسریاں موجود ہیں؟

(ب) کیا مذکورہ اداروں میں ڈاکٹرز، پیرامیڈیکل سٹاف اور لیبارٹریز کی تعداد پوری ہے؟

(تاریخ وصولی 10 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 13 مئی 2010)

جواب

وزیر صحت

(الف) پی پی 252 مظفر گڑھ میں 2 آر ایچ سیز، 7 بی ایچ یوز اور ایک ڈسپنسری موجود ہے۔

(i) RHC گجرات: اور RHC سنانواں

(ii) سات BHU ہیں، بی ایچ یو لسوڑھی، بی ایچ یو تھر غربی، بی ایچ یو شیخ عمر، بی ایچ یو دایا چوکھاں،

بی ایچ یو شادی خان منڈا، بی ایچ یو محمود کوٹ اور بی ایچ یو خان پور بگا شیر۔

(iii) ایک ڈسپنسری محبوب آباد ہے۔

مندرجہ بالا ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں پر تعینات سٹاف کی تفصیل درج ذیل ہے۔

RHC گجرات: ڈاکٹر ظفر اللہ، ڈاکٹر عبد الشکور، عاصمہ بانو ایل ایچ وی، حمیرا جتوئی ایل ایچ وی، رضیہ بیگم مڈوائف، انور مائی مڈوائف، سرور مائی مڈوائف، فرزانہ فاروق مڈوائف

RHC سنانواں: ڈاکٹر عبد الجبار، ڈاکٹر اللہ بخش،

طاہرہ رانا + صائمہ رزاق ایل ایچ ویز، شکیلہ سعید + ذرینہ حفیظ + نازیہ بی بی + سکینہ مائی + منور بیگم مڈ وائفز

BHU لسوڑی: ڈاکٹر جمشید، فرزانہ کوثر ایل ایچ وی، نورین افشاں + انعم یوسف + ساجدہ کنول مڈ وائفز

BHU شیخ عمر: ڈاکٹر ظفر اقبال، نائیلہ پروین ایل ایچ وی، آسیہ بلوچ + انعم بتول + معراج بی بی مڈ وائفز

BHU کھر غربی: ڈاکٹر طاہر سعید، مسرت فاطمہ ایل ایچ سی، ثمینہ عالیہ + ثمینہ منظور مڈ وائفز

BHU دایہ چوکھا: ڈاکٹر حیات اللہ: طاہرہ پروین ایل ایچ وی، بشریٰ نورین + نور مائی + شازیہ پروین مڈ وائفز

BHU غازی گھاٹ: ڈاکٹر عمار یاسر، ذکیہ لطیف ایل ایچ وی، سمیرا یاسمین + فوزیہ بی بی مڈ وائف

BHU ٹھٹھہ گرمانی: ڈاکٹر ساجد، فرحت انجم ایل ایچ وی، شازیہ گل، سدرہ ارشد مڈ وائفز

BHU کاشف آباد کی منظوری آگئی ہے جبکہ نذیر کوثر ایل ایچ وی اور باقی عملہ تعینات کر دیا گیا ہے۔ جبکہ 2012-09-6 کو واک ان انٹرویو کے تحت ڈاکٹرز کی سلیکشن بذریعہ ڈسٹرکٹ سلیکشن کمیٹی عمل میں لائی جائے گی۔

ڈسپنسری محبوب آباد: ڈاکٹر اسد حلیم

(ب) پی پی 252 مظفر گڑھ کی ہر یونین کونسل میں گورنمنٹ کے قوانین کے مطابق ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف تعینات ہے۔ تاہم اگر کوئی آسامی خالی ہوتی ہے تو گورنمنٹ کی ہدایت کے مطابق واک ان انٹرویو کے ذریعے ہر ماہ کی پہلی اور تیسری جمعرات کو واک ان انٹرویو کے تحت بذریعہ ڈسٹرکٹ ریکروٹمنٹ کمیٹی تعیناتی کر دی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 28 اگست 2012)

گورنمنٹ ہسپتال ماڈل ٹاؤن لاہور سٹاف اور شکایات سے متعلقہ تفصیل

*6336: جناب محمد حفیظ اختر چودھری: کیاوزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ ہسپتال ماڈل ٹاؤن لاہور کب تعمیر کیا گیا؟

(ب) اس میں اس وقت کتنے ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ج) کیا یہ ہسپتال شام کے وقت بھی ورک کرتا ہے؟

(د) اس ہسپتال کے خلاف یکم جنوری 2009ء سے آج تک کتنی شکایات بروقت طبی امداد برائے ڈلیوری مہیانہ کرنے کی وصول ہوئیں یہ شکایات کس کس کی تھیں اور کن کن ڈاکٹروں اور عملہ کے خلاف تھیں؟

(ہ) ان شکایات کی انکوائری کروائی گئیں تو کن کن نے ان شکایات کی، انکوائری کی اور اس کے ذمہ دار کون کون پائے گئے اور ان کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا؟

(تاریخ وصولی 10 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 13 مئی 2010)

جواب

وزیر صحت

(الف) ماڈل ٹاؤن ہسپتال 1935ء میں قائم کیا گیا، پاکستان بننے کے بعد ماڈل ٹاؤن سوسائٹی اس ہسپتال کو چلاتی رہی، 1985 میں پنجاب گورنمنٹ محکمہ صحت کے ساتھ 30 سال کے لئے Lease معاہدہ ہوا اور اب EDO(H)، سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے تحت یہ ہسپتال کام کر رہا ہے۔ اور اس کی افادیت کو دیکھتے ہوئے خادم اعلیٰ پنجاب نے حال ہی میں اسے تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کا درجہ دینے کا نوٹیفیکیشن جاری کر دیا ہے۔

(ب) اس ہسپتال میں تعینات ڈاکٹرز کے نام اور عہدہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ڈاکٹر طارق رمضان	ایم ایس	گریڈ19
ڈاکٹر شہباز اعجاز	SMO	گریڈ18
ڈاکٹر افضل	SMO	گریڈ18
ڈاکٹر اشرف نعیم	SMO	گریڈ18
ڈاکٹر فرحت عباس	SWMO	گریڈ18
ڈاکٹر نازیہ	WMO	گریڈ17
ڈاکٹر روحی	WMO	گریڈ17
ڈاکٹر افتخار	پرنسپل ڈینٹل سرجن	گریڈ19
ڈاکٹر عبیرہ	ڈینٹل سرجن	گریڈ17
ڈاکٹر احمد	ڈینٹل سرجن	گریڈ17

(ج اس ہسپتال میں دوپہر 2 بجے سے شام 8 بجے تک ایوننگ آوٹ ڈور کام کرتا ہے۔ اور ڈاکٹر فرحت عباس سینئر وومن میڈیکل آفیسر ایوننگ شفٹ میں ڈیوٹی دیتی ہیں۔

(د) جی نہیں!

(ہ) جی نہیں!

(تاریخ وصولی جواب 28 اگست 2012)

تحصیل کوٹ رادھا کشن وچونیاں، پرائیویٹ ہسپتالوں کی تعداد و تفصیل

*6339: **ملک اختر حسین نول:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل کوٹ رادھا کشن اور تحصیل چونیاں میں کل کتنے پرائیویٹ ہسپتال ہیں، ان کے نام مع تفصیل جگہ فراہم کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان میں اکثر پرائیویٹ ہسپتال رجسٹرڈ نہ ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان پرائیویٹ ہسپتالوں کو رجسٹرڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

(تاریخ وصولی 10 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 13 مئی 2010)

جواب

وزیر صحت

(الف) تحصیل کوٹ رادھا کشن اور چونیاں میں موجود پرائیویٹ ہسپتالوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ہسپتال	مقام	زیر نگرانی
1	نور ہسپتال	کلارک آباد کوٹ رادھا کشن	انوار احمد اختر، ڈاکٹر ثمینہ نور
2	الفاروق ہسپتال	کلارک آباد کوٹ رادھا کشن	ڈاکٹر خالق رحمانی
3	سروسز ہسپتال	کلارک آباد کوٹ رادھا کشن	ڈاکٹر اعجاز الحق سندھو
4	رندھاوا ہسپتال	رائے ونڈ روڈ کوٹ رادھا کشن	ڈاکٹر ایاز علی، ڈاکٹر فریدہ سروسر ڈاکٹر مسعود عزیز، ڈاکٹر امتیاز احمد
5	عمر ہسپتال	رائے ونڈ روڈ کوٹ رادھا کشن	ڈاکٹر محمد شفیق
6	کراچی کلینک	رائے ونڈ روڈ کوٹ رادھا کشن	ڈاکٹر صباء شاداب
7	رشید ہسپتال	پولیس چوکی گندھیاں روڈ	ڈاکٹر امتیاز ارشد
8	نجاری ہسپتال	پولیس چوکی گندھیاں روڈ	ڈاکٹر علی تجاری رضا بخاری
9	زاہد ہسپتال	برلب نہر کوٹ رادھا کشن	ڈاکٹر محمد افضل ایم ڈی
10	ظفر ہسپتال	محلہ جج والا 51 چک روڈ	ڈاکٹر ظفر

11	طاہر ہسپتال	چک 55 روڈ، کوٹ رادھا کشن	ڈاکٹر طاہر ایم بی بی ایس
12	فیملی ہسپتال	چونیاں	ڈاکٹر ناہید
13	عمر ہسپتال	چونیاں	ڈاکٹر نوابدین
14	الشفاء ہسپتال	چونیاں	ڈاکٹر اشفاق
15	حبیب ہسپتال	چونیاں	ڈاکٹر محمد اشرف
16	عظیم ہسپتال	چونیاں	سردار محمد اکرم
17	الممتاز ہسپتال	چونیاں	ڈاکٹر کلثوم مبشر
18	علی ہسپتال	چونیاں	ڈاکٹر شوکت علی

(ب) ہاں یہ درست ہے کہ ان میں سے کوئی بھی ہسپتال رجسٹرڈ نہ ہے کیونکہ رجسٹریشن کا کام ضلعی سطح پر موجود نہ ہے۔

(ج) اس بارے میں اگر کوئی قانون سازی کی جارہی ہے تو ضلعی سطح پر اس کی معلومات نہ ہیں، ان تمام ہسپتالوں کو رجسٹرڈ کرنا چاہیے جس سے گورنمنٹ کو Revenue مل سکتا ہے۔اس ضمن میں مزید عرض ہے کہ حکومت پنجاب نے پرائیویٹ ہسپتالوں، کلینکس و ڈسپنسریوں کو رجسٹرڈ کرنے اور ان کو قانون کے دائرہ کار میں لانے کے سلسلے میں "پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن" قائم کر دیا ہے۔اس سلسلہ میں ضروری قوانین بنائے جارہے ہیں۔مزید برآں ڈاکٹروں اور متعلقہ سٹاف کیلئے Minimum Service Delivering Standards بنائے جارہے ہیں۔جن کے تحت تمام پرائیویٹ ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کی رجسٹریشن کی جائے۔

(تاریخ وصولی جواب 28 اگست 2012)

قصور بغیر لائسنس میڈیکل سٹورز اور غیر معیاری ادویات سے متعلقہ تفصیل

*6340: ملک اختر حسین نول: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع قصور میں اکثر میڈیکل سٹور بغیر لائسنس کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان میڈیکل سٹورز پر ادویات غیر معیاری فروخت ہو رہی ہیں جس سے مریضوں کی جان بھی جا سکتی ہے؟

(ج) کیا حکومت فوری طور پر تمام میڈیکل سٹورز کے لائسنس چیک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور جعلی ادویات بیچنے والے میڈیکل سٹورز کے مالکان اور سیل مینوں کے خلاف کارروائی کرنے کا بھی ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 10 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 13 مئی 2010)

جواب

(الف) ضلع قصور میں رجسٹرڈ میڈیکل سٹوروں کی تعداد 715 ہے اس کے علاوہ اگر کوئی بغیر لائسنس کام کرتا ہے تو اس کی دکان سیل کر کے چالان کر دیا جاتا ہے سال 12-2011 میں 190 سٹوروں کے خلاف ڈرگ کورٹ لاہور میں کاروائی کی گئی جس پر عدالت نے 7 لاکھ 19 ہزار روپے جرمانہ کیا اور تاحال بغیر لائسنس کام کرنے والوں کے خلاف کاروائی جاری ہے۔

(ب) میڈیکل سٹورز پر فروخت کی جانے والی ادویات بلا تخصیص لاہور ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری بھیجا جاتا ہے۔ سال 12-2011 میں 1284 مختلف ادویات کے نمونے برائے تجزیہ لیبارٹری روانہ کئے گئے جن میں سے 39 غیر معیاری قرار پائے جن کے خلاف کاروائی مکمل کر کے کیسز کوالٹی کنٹرول بورڈ لاہور کو روانہ کئے جا چکے ہیں۔

(ج)   گورنمنٹ آف پنجاب نے بغیر لائسنس کام کرنے والے سٹورز کے خلاف کاروائی کرنے کیلئے ضلع بھر میں تین ڈرگ انسپکٹرز اور چار ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسرز تعینات کر رکھے ہیں۔ جو شکایت کی صورت میں قانون کے مطابق کاروائی کریں گے۔

(تاریخ وصولی جواب 28 اگست 2012)

پی پی 117 منڈی بہاؤالدین، ہسپتال و مراکز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6382: جناب آصف بشیر بھاگٹ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی 117 منڈی بہاؤالدین میں ہسپتال و مراکز صحت کتنے ہیں؟

(ب) ان کو سال 09۔2008 اور 10۔2009 کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ج) ان میں ڈاکٹرز کی کتنی اسامیاں خالی ہیں اور یہ کب تک پر کر دی جائیں گی؟

(تاریخ وصولی 15 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 13 مئی 2010)

جواب

وزیر صحت

(الف)   پی پی 117 منڈی بہاؤالدین میں ایک THQ ہسپتال دو RHCs اور 10 بنیادی مراکز صحت ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(i)   تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال پھالیہ

(ii)   دیہی مراکز صحت، پاہڑیانوالی اور جوکالیاں

(iii)   بنیادی مراکز صحت، کھوسر، کالوپنڈی، گھنیاں، دھریکاں، چاڑانوالہ، حاصلانوالہ، بانسی خورد، دھول رانجھا، لالہ پنڈی اور کالا شادیاں

(ب) ان اداروں کو مالی سال 2008۔2009، 2009۔2010، 2010۔2011 اور 2011۔12 کے دوران فراہم کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نان ڈویلپمنٹ

نام سنٹر	2008-09	2009-10	2010-11	2011-12
THQہسپتال پھالیہ	155981000/- روپے	17264000/- روپے	225438000/- روپے	33706500/- روپے
RHCجوکالیاں	5750000/- روپے	5638000/- روپے	7718000/- روپے	12055500/- روپے
RHCپاہڑیانوالی	7867000/- روپے	6503000/- روپے	9452000/- روپے	16186900/- روپے
BHU(10)	7758000/- روپے	9426000/- روپے	19258000/- روپے	29813680/- روپے

ڈویلپمنٹ:-

نام سنٹر	2008-09	2009-10
THQہسپتال پھالیہ	2103810/- روپے 577605/- روپے 28000/- روپے 516000/- روپے	3870000/- روپے
RHCجوکالیاں	115000/- روپے	620000/- روپے
RHCپاہڑیانوالی	1332450/- روپے	4400000/- روپے
بنیادی مراکز صحت (10)	1240000/- روپے	1124000/- روپے

(ج) مندرجہ بالا ہسپتالوں میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ اور خالی آسامیوں کی تعداد درج ذیل ہے۔

نام ہسپتال	منظور شدہ اسامیاں	خالی اسامیوں
THQہسپتال پھالیہ	20	06
RHCجوکالیاں	5	3
RHCپاہڑیانوالی	05	02

تمام بی ایچ یوز پر ڈاکٹرز کی ایک ایک آسامی منظور شدہ ہیں۔ چاڑ نوالہ میں ڈاکٹرز کی تقرری کے لئے سفارشات محکمہ صحت کو بھیج دی گئی ہیں جس پر جلد ہی آرڈرز ہو جائیں گے، اور بی ایچ یو کالو پنڈی، بی ایچ یو بانسی خوردہ اور بی ایچ یو کالا شادیاں پر ڈاکٹر کی ایک ایک آسامی خالی ہے جبکہ باقی تمام بی ایچ یوز پر ڈاکٹرز موجود ہیں ہے اور مریضوں کو طبی سہولیات بہم پہنچا رہے ہیں۔

خالی آسامیوں کر پُر کرنے کیلئے ضلعی سطح پر ہر ماہ کی پہلی اور تیسری جمعرات کو واک ان انٹرویو ہو رہے ہیں جیسے ہی کوئی موزوں امیدوار دستیاب ہو گا خالی آسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 28 اگست 2012)

صوبہ میں چلڈرن ہسپتالوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6402: میاں نصیر احمد: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں اس وقت کل کتنے چلڈرن ہسپتال موجود ہیں؟

(ب) صوبہ پنجاب میں آئندہ کتنے چلڈرن ہسپتال بنانے کا منصوبہ زیر غور ہے؟

(تاریخ وصولی 10 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 13 مئی 2010)

جواب

وزیر صحت

(الف) صوبہ پنجاب میں اس وقت 2 چلڈرن ہسپتال موجود ہیں۔ جن میں سے ایک چلڈرن ہسپتال لاہور جب کہ دوسر چلڈرن کمپلیکس ملتان میں واقع ہے۔

(ب) حکومت پنجاب محکمہ صحت 410 بستروں پر مشتمل ایک ہسپتال بہاولپور میں تعمیر کروا رہی ہے۔ جو کہ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ لہذا علیحدہ سے چلڈرن کمپلیکس تعمیر کرنے کی بجائے اس ہسپتال میں 100 بستر بچوں کیلئے اس میں شامل کر دیئے ہیں۔

وزیر اعلیٰ پنجاب نے فیصل آباد میں چلڈرن ہسپتال قائم کرنے کے احکامات صادر فرمائے ہیں۔ پرنسپل فیصل آباد نے اس مقصد کیلئے زمین کا قبضہ حاصل کر لیا ہے۔ اور منصوبہ کی تیاری کیلئے کام جاری کر دیا گیا ہے۔ جونہی PC-I تیار ہو گا یہ منظوری کیلئے PDWP کے سامنے پیش کر دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 28 اگست 2012)

گجرات، ہسپتالوں اور برن سنٹرز کی تعداد تفصیل

*6410: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں کل کتنے ہسپتال ہیں؟

(ب) ضلع گجرات میں کتنے ہسپتالوں میں برن سنٹر ہیں؟

(ج) کتنے ہسپتالوں میں ٹیچنگ سنٹر ہیں؟

(تاریخ وصولی 10 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 3 جون 2010)

جواب

وزیر صحت

(الف) ضلع گجرات میں قائم ہسپتالوں کی تعداد درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ہسپتال	تعداد ہسپتال	تعداد بیڈز
1	عزیز بھٹی شہید ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتال گجرات	1	322
2	تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال، کھاریاں	1	40

3	ٹراماسنٹرلالہ موسیٰ	1	50بیڈز
4	سول ہسپتال(جلال پور جٹاں، کوٹلہ ارب علی خان	2	فی20بیڈز
5	گورنمنٹ میٹرنٹی ہسپتال (گجرات، منگوال،لالہ موسیٰ،ڈنگہ، گلیانہ)	5	فی20بیڈز
6	دیہی مراکز صحت	10	فی20بیڈز
7	بنیادی مراکز صحت	90	فی20بیڈز

(ب) ضلع گجرات میں ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال میں 4بستروں پر مشتمل ایک برن یونٹ ہے۔ جس کے انچارج چیف کنسلٹنٹ، سرجن ڈاکٹر شاہد سعید خان ہیں۔

(ج) ضلع گجرات میں درج ذیل ٹیچنگ سنٹرز ہیں۔

نمبر شمار	نام سنٹر	تعداد طلباء
1	نواز شریف میڈیکل کالج	100فی سال
2	جنرل نرسنگ سکول	25فی سال
3	ڈسپنسر ٹریننگ سکول	30فی سال
4	کمیونٹی مڈوائفری سکول	40فی سال

(تاریخ وصولی جواب28اگست2012)

تھیلیسیمیا کے مریض میں مبتلا بچوں کیلئے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات اٹھانے کا معاملہ

*6521: میاں نصیر احمد: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت تھیلیسیمیا کے مرض میں مبتلا بچوں کے لئے پنجاب کے ہر ضلعی ہیڈکوارٹر ہسپتال میں علاج کی سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ چلڈرن ہسپتال لاہور میں تھیلیسیمیا کے مریض بچوں کے لئے لیبارٹری کی سہولت موجود نہ ہے؟

(ج) چلڈرن ہسپتال لاہور میں حکومت کی طرف سے تھیلیسیمیا کے مریض بچوں کو کیا کیا سہولیات دی جاتی ہیں؟

(د) تھیلیسیمیا کے مرض کے خاتمے کے لئے حکومت ہنگامی بنیادوں پر اقدامات اٹھانے کا اردہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 25 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 31 مئی 2010)

جواب

وزیر صحت

(الف) تھیلے سیمیا کے مرض کے خاتمے کیلئے حکومت پنجاب نے تھیلے سیمیا پریونشن پروگرام کا آغاز کر دیا ہے، اس پروگرام کی پراجیکٹ ڈائریکٹر پروفیسر شمسہ ہمایوں ہیں۔ اس پروگرام کے تحت پنجاب بھر میں تھیلے سیمیا سے بچاؤ اور خاتمے کی مکمل سہولیات جن میں تھیلے سیمیا کا بلڈ ٹیسٹ، جنسیاتی مشاورت، تشخیص قبل از وقت پیدائش اور ڈی این اے لیب جیسی سہولیات شامل ہیں، فراہم کی جائیں گی۔ اس پروگرام کی کل لاگت 14 کروڑ 74 لاکھ روپے ہے۔

ہر ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں پنجاب تھیلے سیمیا پریونشن پروگرام کی ٹیم موجود ہو گی، جو گاؤں گاؤں، محلہ محلہ جا کر تھیلے سیمیا سے بچاؤ کی سہولیات اور اقدامات بلڈ ٹیسٹ، عوام میں آگاہی وغیرہ فراہم کرے گی۔

پنجاب تھیلے سیمیا پریونشن پروگرام کے زیر اہتمام چار علاقائی سنٹرز لاہور، ملتان، بہاولپور اور راولپنڈی میں قائم کر دیئے گئے ہیں۔ پنجاب کے مختلف اضلاع ان علاقائی سنٹرز کے ساتھ

ملحق کر دیئے گئے ہیں۔ راولپنڈی کے ساتھ اٹک اور جہلم، ملتان کے ساتھ خانیوال اور مظفر گڑھ، بہاولپور کے ساتھ، بہاولنگر، وہاڑی اور لودھراں جبکہ لاہور کے ساتھ گوجرانولہ، قصور، شیخوپورہ، فیصل آباد اور ٹوبہ ٹیک سنگھ کے اضلاع ملحق کر دئے گئے ہیں۔ ان ہسپتالوں کی لیبارٹریوں کو تھیلے سیمیا بلڈ ٹیسٹ کیلئے ضروری مشینری فراہم کی جارہی ہے۔ دیگر سہولیات کے علاوہ ان سنٹرز پر تشخیص قبل از پیدائش کی سہولت بھی فراہم کی جارہی ہے۔ پنجاب تھیلے سیمیا پریونشن پروگرام کے تحت لیڈی ولینگڈن ہسپتال لاہور میں جدید ڈی این اے لیب قائم کی جارہی ہے جو کہ جلد کام شروع کر دے گی۔

(ب) یہ درست نہیں کہ چلڈرن ہسپتال لاہور میں تھیلے سیمیا کے مریض بچوں کے لئے لیبارٹری کی سہولیات موجود نہیں ہیں۔ چلڈرن ہسپتال لاہور میں تھیلے سیمیا کی تشخیص اور علاج کے دوران فولاد کا لیول چیک کرنے کے ٹیسٹ کی سہولت موجود ہے۔ تھیلے سیمیا کی تشخیص کیلئے HPLC Based Heamoglabin Electro Phoresis کا ٹیسٹ کیا جاتا ہے۔ اور فولاد کا لیول چیک کرنے کیلئے Serrium Ferrite کا لیول چیک کیا جاتا ہے۔

(ج) تھیلے سیمیا کے مریضوں کیلئے چلڈرن ہسپتال لاہور میں تشخیص کے علاوہ علاج کی سہولیات موجود ہیں جن میں خون کی سکریننگ کے بعد خون کا انتقال اور مریض کے جسم میں اضافی فولاد مہیا کرنے کیلئے ادویات دی جاتی ہیں۔ جو کہ گولی اور انجیکشن کی صورت میں ہوتی ہے۔

(د) تھیلے سیمیا کے مرض کے خاتمے کیلئے حکومت پنجاب نے تھیلے سیمیا پریونشن پروگرام کا آغاز کر دیا ہے۔ اس پروگرام کے تحت پنجاب بھر میں تھیلے سیمیا سے بچاؤ اور خاتمے کی مکمل سہولیات جن میں تھیلے سیمیا کا بلڈ ٹیسٹ، جنسیاتی مشاورت، تشخیص قبل از وقت پیدائش اور ڈی این اے لیب جیسی سہولیات شامل ہیں، فراہم کی جائیں گی۔ اس پروگرام کی کل

لاگت 14 کروڑ 74 لاکھ روپے ہے۔ جبکہ مالی سال 13-2012 میں متذکرہ پروگرام کیلئے 3 کروڑ 50 لاکھ روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔ جو کہ تھیلے سیمیا کے بچاؤ اور خاتمے میں اہم کردار ادا کرے گا۔ اور امید ہے کہ اگلے چند سالوں میں صوبہ پنجاب میں تھیلے سیمیا پر قابو پانے میں بڑی حد تک کامیاب ہو جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 28 اگست 2012)

ضلع بھکر۔بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6584: محترمہ انجم صفدر: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ضلع بھکر میں BHUs اور RHCs کی تعداد کتنی ہے اور اوسطاً کتنی آبادی کو کون کون سی طبی سہولیات فراہم کر رہے ہیں؟

(تاریخ وصولی 31 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 12 مئی 2010)

جواب

وزیر صحت

(الف) ضلع بھکر میں چالیس (40) بی ایچ یوز اور تین (3) آر ایچ سیز ہیں، جو کہ ضلع بھکر کی تقریباً 85٪ آبادی کو مندرجہ ذیل سہولتیں فراہم کر رہے ہیں۔

RHCs میں فراہم کی جانے والی طبی سہولیات:

او پی ڈی، In door، ایمرجنسی، ایکسرے، ایمبولینس سروس، ای پی آئی ویکسی نیشن، ڈینٹل سروسز، لیبارٹری، ایم سی ایچ سروسز، میڈیکل اینڈ سرجیکل سروسز، TB-DOTS، ڈلیوری، C-Section، فیملی پلاننگ، ہیلتھ ایجوکیشن، ہومیوڈسپنسری، طبی ڈسپنسری، مائنر آپریشن، نیشنل MNCH پروگرام، EmONC پروگرام کے تحت چوبیس گھنٹے فری ڈلیوری۔

BHUs میں فراہم کی جانے والی سہولیات:

OPD، روٹین ای پی آئی ویکسی نیشن، ایم سی ایچ سروسز، ڈلیوری اینڈ مائنر گائنی پرابلم، TB-DOTs، فیملی پلاننگ، ہیلتھ ایجوکیشن، 09 بنیادی مراکز صحت میں EmONC پروگرام کے تحت چوبیس گھنٹے فری ڈلیوری، 14 بنیادی مراکز صحت میں CMAM پروگرام۔

(تاریخ وصولی جواب 28 اگست 2012)

گورنمنٹ کوٹ خواجہ سعید ہسپتال لاہور کی تفصیلات

*6595: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کوٹ خواجہ سعید ہسپتال لاہور میں تعینات نرسز کی رہائش کے لئے پرائیویٹ رہائش ایکوائر کی گئی ہے؟

(ب) اس کا ماہانہ کرایہ کتنا ہے اس کے مالک کا نام، پتہ جات بتائیں نیز Agreement کی کاپی مہیا کی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس ہسپتال میں تعینات تمام نرسز کو زبردستی اس جگہ رہائش رکھنے پر انتظامیہ مجبور کر رہی ہے رہائش نہ رکھنے والی نرسز سے بھی زبردستی ہاؤس رینٹ کی کٹوتی کی جارہی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس رہائش گاہ میں رہائش رکھنے والی نرسز سے اس ہسپتال کی انتظامیہ زبردستی دو ہزار روپے ماہانہ ان کی تنخواہوں سے ہاؤس رینٹ کے علاوہ کٹوتی کرتی ہے؟

(ہ) کیا حکومت درج بالا مسائل حل کرنے اور اس ہسپتال کی انتظامیہ کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 31 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 12 مئی 2010)

جواب

وزیر صحت

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ نرسز کی رہائش کیلئے پرائیویٹ رہائش گاہ حاصل کی گئی تھی۔ تاہم دسمبر 2011 میں یہ رہائش خالی کروا کے نئے تعمیر شدہ گورنمنٹ ہاسٹل میں رہائش مہیا کر دی گئی ہے۔

(ب) میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈی ایچ کیو ہسپتال II- کوٹ خواجہ سعید لاہور اور مالک مکان نسیم احمد ولد شفیق احمد سکنہ مکان نمبر 19 گلی نمبر 24 پاک نگر مصری شاہ لاہور کے مابین نرسنگ ہاسٹل کا ماہانہ کرایہ مبلغ 65 ہزار روپے طے پایا۔ (Rent Agreement) کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ یہ معاہدہ 2009-09-1 سے شروع ہوا۔

(ج) جی نہیں! ایسا نہیں کیا گیا اور نہ ہی اس بابت کوئی شکایت موصول ہوئی ہے۔

(د) جی نہیں!

(ہ) گورنمنٹ ہاسٹل کی تعمیر مکمل ہو گئی ہے۔ اور 2011ء سے نرسز نئے تعمیر شدہ گورنمنٹ ہاسٹل میں رہائش پذیر ہیں۔ اور پرائیویٹ رہائش گاہ کا مسئلہ حل ہو گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 28 اگست 2012)

غیر معیاری اشیائکی فروخت کی تفصیلات

*6598: چوہدری ظہیر الدین خاں: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایک مستند سروے کے مطابق صوبہ میں 90 فی صد غیر معیاری اشیاء فروخت ہو رہی ہیں حکومت نے اس مسئلہ کے تدارک کے لیے جو اقدامات اٹھائے ہیں، ان کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب)اشیاء کے معیار کی جانچ کے لئے صوبہ میں کتنے انسپکٹر کام کر رہے ہیں اور کیا انکی کارکردگی تسلی بخش ہے؟

(ج) محکمہ کو مذکورہ مقصد کے لئے مالی سال10-2009 میں کتنے فنڈ فراہم کئے گئے، کیا یہ فنڈز کافی ہیں یا نہیں، اگر نہیں تو فنڈز کے اضافہ کے لئے محکمہ کیا اقدامات کر رہا ہے تاکہ عوام کو معیاری اشیائے ضرورت فراہم کی جاسکیں، تفصیل سے ایوان کو مطلع کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 31مارچ2010 تاریخ ترسیل 12 مئی2010)

جواب

وزیر صحت

(الف) محکمہ صحت کے زیر نگرانی گورنمنٹ پبلک اینالسٹ لاہور اور گورنمنٹ پبلک اینالسٹ ملتان صوبہ بھر سے بھیجے جانے والے خوارک کے نمونہ جات کے تجزیہ کی سہولیات مہیا کرتی ہیں۔ تجزیات رپورٹس متعلقہ اداروں کو قانونی کاروائی کیلئے ارسال کر دی جاتی ہیں۔ مزید یہ کہ غیر میعاری اشیاء کی روک تھام کیلئے حکومت پنجاب "پنجاب فوڈ اتھارٹی" کا قیام عمل میں لائی ہے۔ جس نے باقاعدہ کام شروع کر دیا ہے۔کاپی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)اشیاء کے معیار کی جانچ پڑتال کیلئے صوبہ میں فوڈ انسپکٹرز کی بھرتی پنجاب فوڈ اتھارٹی کے دائرہ اختیار میں ہے۔اور ان کی کارکردگی کی جانچ پڑتال بھی یہی اتھارٹی کرتی ہے۔اور پنجاب فوڈ اتھارٹی محکمہ فوڈ کے تحت کام کرتی ہے۔

(ج) مالی سال10-2009 کے دوران محکمہ صحت نے ملاوٹ کی روک تھام کیلئے لیبارٹریز کو جدید بنیادوں پر تعمیر و ترقی کیلئے 32.520 ملین روپے مختص کئے تھے، مگر Financial Austerity Measures کی بناء پر فنڈز جاری نہ ہوسکے۔

اب پنجاب فوڈ اتھارٹی کا قیام ہو چکا ہے۔ فوڈ سے متعلقہ تمام معاملات فوڈ اتھارٹی کے دائرہ اختیار میں آتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 28 اگست 2012)

ضلع بہاولنگر۔ آر ایچ سی میں لیڈی ڈاکٹر کی تعیناتی کی تفصیلات

*6732: محترمہ ثمینہ نوید: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل نمبر 101 تحصیل منچن آباد ضلع بہاولنگر میں R.H.C قائم ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سنٹر میں لیڈی ڈاکٹر کی اسامی منظور شدہ ہے مگر وہاں پر لیڈی ڈاکٹر تعینات نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سنٹر میں مرد ڈاکٹروں کی دو اسامیاں ہیں مگر صرف ایک ڈاکٹر ڈیوٹی پر حاضر ہوتے ہیں اور اس ڈاکٹر سے خواتین بھی طبی معائنہ کروانے پر مجبور ہیں؟

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سنٹر میں جلد از جلد لیڈی ڈاکٹر تعینات کرنے کو تیار ہے؟

(تاریخ وصولی 13 اپریل 2010 تاریخ ترسیل 26 جولائی 2010)

جواب

وزیر صحت

(الف) جی ہاں! یونین کونسل 101 تحصیل منچن آباد ضلع بہاولنگر میں 2 آر ایچ سیز ہیں جن میں سے ایک RHC منڈی صادق آباد اور ایک RHC میکلیوڈ گنج قائم ہیں۔

(ب) جی ہاں! مذکورہ سینٹرز پر لیڈی ڈاکٹر کی ایک ایک آسامی منظور شدہ ہے تاہم ڈاکٹرز کی عدم دستیابی کی وجہ سے لیڈی ڈاکٹر تعینات نہ ہیں۔

(ج) یہ درست ہے کہ مذکورہ بالا دونوں آر ایچ سیز پر مرد ڈاکٹروں کی دو دو آسامیاں منظور شدہ ہیں اور دونوں RHCs پر ایک ایک میڈیکل آفیسر تعینات ہے۔ وویمن میڈیکل آفیسرز کی پوسٹ دونوں RHCs میں موجود ہیں مگر خالی پڑی ہیں۔ تاہم دونوں RHCs پر چھ چھ نرسیں اور تین تین لیڈی ہیلتھ وزیٹرز تعینات ہیں جو کہ خواتین کو ابتدائی طبی سہولیات فراہم کرتی ہیں.

(د) ضلع بہاولنگر پنجاب کا پسماندہ ضلع ہے جہاں پر ڈاکٹرز کی شدید کمی ہے۔ اس پسماندہ ضلع میں ڈاکٹرز تعیناتی کیلئے بمشکل تیار ہوتے ہیں۔ تاہم محکمہ صحت حکومت پنجاب کی ہدایات کی روشنی میں ہر ماہ کی پہلی اور تیسری جمعرات کو واک ان انٹرویو کے تحت ڈاکٹرز کے انٹرویو ضلعی سطح پر ہو رہے ہیں۔ جیسے ہی کوئی موزوں امیدوار میسر ہو گا تو یہ خالی آسامیاں پُر کر دی جائیں گی۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 28 اگست 2012)</u>

لاہور	مقصود احمد ملک
3 نومبر 2012	سیکرٹری

بروز پیر 30 اگست 2012 محکمہ صحت کے سوالات وجوابات اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	جناب محمد نوید انجم	2810-2809
2	محترمہ نگہت ناصر شیخ	3751
3	سردار خالد سلیم بھٹی	3972
4	محترمہ سیمل کامران	4640-4234
5	انجینیر قمرالاسلام راجہ	5074-4845
6	محترمہ مائزہ حمید	5455-5454
7	ڈاکٹر سامیہ امجد	5684
8	محترمہ ثمینہ نوید	6732-5815
9	میاں شفیع محمد	5878
10	جناب محمد شفیق خان	6118-6117
11	محترمہ خدیجہ عمر	6410-6128
12	جناب شیر علی خان	6211
13	چودھری عامر سلطان چیمہ	6250
14	ملک بلال احمد کھر	6327-6324
15	جناب محمد حفیظ اختر چودھری	6336
16	ملک اختر حسین نول	6340-6339
17	جناب آصف بشیر بھاگٹ	6382
18	میاں نصیر احمد	6521-6402

19	محترمہ انجم صفدر	6584
20	محترمہ زوبیہ رباب ملک	6595
21	چودھری ظہیر الدین خاں	6598